از عدالتِ عظمیٰ

یونیورسٹی آف کوچین بذریعہ اس کے رجسٹرار یونیورسٹی آف کوچین وغیرہ

بنام

این۔ ایس۔ کنجو نجتا و دیگران وغیرہ

تاریخ فیصلہ: 20 مارچ 1997

[کے راماسوامی اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

کیرالہ اسٹیٹ ماتحت سروس قاعدہ:

قاعدہ 4، 14 تا 17A - ترقی - درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے ریزرویشن - درجہ I اور درجہ II غیر تدریسی عہدوں پر خصوصی بھرتی - عہدوں کے انتخاب کے لیے اشتہار جاری - مقابلہ کرنے والے مدعا علیہ نے عہدوں کے لیے درخواست دی لیکن ناکام رہے - اس نے بھرتی کو چیلنج کیا - عدالت عالیہ نے اس کی رٹ پٹیشن کو منظوری دے دی - قرار پایا کہ، قواعد کو چیلنج نہیں کیا گیا، یونیورسٹی نے قواعد کو مناسب طریقے سے لاگو کیا ہے - قاعدہ 4 خصوصی بھرتی پر لاگو نہیں ہوتا ہے - مد مقابل مدعا علیہ نے انتخاب میں حصہ لیا ہے، اسے طریقہ کار کی درستگی کو چیلنج کرنے سے روک دیا گیا ہے - عدالت عالیہ نے مد مقابل مدعا علیہ کی رٹ پٹیشن کی اجازت دینے میں غلطی کی - اپیل منظور - منع از انکار -

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2223، سال 1985 وغیرہ -

اپنی نمبر 5366، سال 1982 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے مورخہ 13.2.85 کے فیصلے اور

حکم سے -

پیش ہونے والی جماعتوں کی طرف سے کے جان میتھیو، (EMS انم) (این پی)، این

سدھا کرن اور کے آر آر پلئی -

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں کیرالہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بیچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں، جو 13 فروری 1985 کو اوپی نمبر 5366/1982 میں دیا گیا تھا۔ مقابلہ کرنے والے پہلے مدعا علیہ، یونیورسٹی میں ایک سیکشن آفیسر، جسے براہ راست بھرتی کے ذریعے مقرر کیا گیا تھا، نے وی واسودیون کو ڈپٹی رجسٹرار اور پی کے سدھا کرن کو کوچین یونیورسٹی کے اسسٹنٹ رجسٹرار کے طور پر ترقی دینے کو چیلنج کیا۔ حقائق یہ ہیں کہ سنڈیکیٹ نے 3 دسمبر 1980 کو اپنی قرارداد میں کیرالہ ریاست کے قواعد 14 سے 17A اور ماتحت خدمات کے قواعد (مختصر طور پر، 'قواعد') کو اپنایا تاکہ بھرتی کے معاملے میں یونیورسٹی پر لاگو ہو۔ سنڈیکیٹ نے 20 جنوری 1981 کو اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ یونیورسٹی میں درجہ I، درجہ III اور درجہ IV میں غیر تدریسی عہدوں کو درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل میں ترقی کے معاملے میں ریزرویشن کی حکمرانی کے اطلاق کے لیے دستیاب کرایا جائے گا۔ 7 مارچ 1981 کی قرارداد میں، سنڈیکیٹ نے مزید فیصلہ کیا کہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کو مخصوص عہدوں پر بھرتی کرنے کے لیے چھ خالی آسامیوں پر خصوصی بھرتی کا اشتہار دیا جائے۔ یکم اکتوبر 1981 کی مزید قرارداد کے ذریعے، اس نے ان امیدواروں کی بھرتی کے لیے اسٹاف انتخابی کمیٹی کے قیام کی سفارش کرنے کا فیصلہ کیا۔ 4 جون 1982 کی ایک مزید قرارداد کے ذریعے، سنڈیکیٹ نے وائس چانسلر کو انتخاب کرنے کے لیے انتخابی کمیٹی تشکیل دینے کا اختیار دیا۔ اس کے مطابق، وائس چانسلر نے ایک انتخابی کمیٹی تشکیل دی۔ یہ اشتہار مذکورہ چھ آسامیوں کو پر کرنے کے لیے بھرتی کے لیے بنایا گیا تھا۔ جواب دہندگان 3 اور 4، مذکورہ بالا امیدواروں اور پہلے جواب دہندہ نے دیگر ان کے ساتھ مذکورہ عہدوں کے لیے درخواست دی اور 17 جولائی 1982 کو انتخابی کمیٹی کے ذریعے ان کا انٹرویو لیا گیا۔ اس نے منتخب کیا اور جواب دہندگان 3 اور 4 کی تقرری 20 جولائی 1982 کو کی گئی۔ اس کے مطابق، سنڈیکیٹ نے یکساں تاریخ کی اپنی کارروائی کے ذریعے انتخاب کی منظوری دی اور جواب دہندگان 3 اور 4 کو بالترتیب ڈپٹی رجسٹرار اور اسسٹنٹ رجسٹرار مقرر کیا۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، پہلے مدعا علیہ نے عدالت عالیہ میں اس بنیاد پر مدعا علیہان 3 اور 4 کی تقرری کی درستگی پر سوال اٹھاتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کی کہ جب انتخاب کیا گیا تھا، تو مخصوص امیدواروں کی خصوصی بھرتی کے لیے کوئی قاعدہ نہیں تھا۔ قواعد خاص طور پر خصوصی بھرتی کے لیے لاگو نہیں کیے گئے ہیں اور اس لیے جواب دہندگان کا انتخاب اور تقرری قانون کے مطابق نہیں ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب خدمت کے امیدوار دستیاب تھے تو براہ راست بھرتی کا سہارا نہیں لیا جا

سکتا تھا۔ اس دلیل کو عدالت عالیہ کا حق حاصل ہوا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں۔

غور کے لیے پیدا ہونے والا واحد سوال یہ ہے: کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانونی طور پر درست ہے؟ قواعد کے قواعد 14 تا 17A درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے ریزرویشن سے متعلق ہیں اور اس میں بھرتی کا طریقہ فراہم کیا گیا ہے اور قاعدہ 17A درج ذیل ہے:

"درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل میں سے خصوصی بھرتی۔"

ان قواعد یا خصوصی قواعد میں کسی بھی چیز کے باوجود، ریاستی حکومت کسی بھی خدمت، طبقے، زمرے میں مخصوص تعداد میں آسامیاں محفوظ کر سکتی ہے جنہیں خصوصی طور پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے اراکین میں سے براہ راست بھرتی کے ذریعے پر کیا جائے۔

یہ قاعدہ 25 نومبر 1959 سے نافذ العمل سمجھا جائے گا۔

یہ تنازعہ نہیں ہے کہ ضابطے 14 سے 17A کو سنڈیکیٹ کی مذکورہ قراردادوں کے ذریعے خاص طور پر اپنائے جانے اور یونیورسٹی کے ذریعے منظور کیے جانے کے بعد، قواعد کو اپنانے کے یونیورسٹی کے اختیار کو چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا قراردادیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ یونیورسٹی نے کچھ عہدوں پر یونیورسٹی میں غیر تدریسی عملے کی بھرتی کے سلسلے میں قواعد 14 سے 17A کو مناسب طریقے سے لاگو کیا ہے۔ درجہ I، درجہ III اور درجہ IV۔ اس کو آگے بڑھاتے ہوئے، وائس چانسلر کو سنڈیکیٹ کی طرف سے عہدوں کی تشہیر کرنے اور امیدواروں کی بھرتی کے لیے انتخابی کمیٹی تشکیل دینے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس کو آگے بڑھانے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اشتہار دیا جانے لگا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جب عام قوانین کو لاگو کیا گیا ہے تو یونیورسٹی کو خصوصی بھرتی کے لیے خصوصی ریزرویشن قاعدہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے قرارداد میں خصوصی بھرتی کا ذکر نہ کرنے کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ جیسا کہ دیکھا گیا کہ سنڈیکیٹ نے یونیورسٹی کے غیر تدریسی عملے کے سلسلے میں قواعد کو اپنایا۔ نتیجتاً، ان کے لیے مخصوص عہدوں پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی خصوصی بھرتی کے لیے اشتہار دیا گیا۔ درحقیقت، پہلے مدعا علیہ نے بھی انتخاب کے لیے درخواست دی تھی اور درخواست کی تھی لیکن وہ ناکام رہا۔ انتخاب میں حصہ لینے کے بعد، وہ طریقہ کار کی درستگی کو چیلنج کرنے کے لیے الگ ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، ہم پہلے ہی قرار دے چکے ہیں کہ طریقہ کار پر صحیح طریقے سے عمل کیا گیا تھا اور اس لیے اشتہار میں یہ ذکر کرنے کی

کمی کہ یہ ایک خصوصی بھرتی تھی، اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کا مزید نتیجہ شق 1 سے فقرہ 4 سے متعلق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جب مناسب طور پر اہل امیدوار دستیاب ہوں گے تو ان کی تقرری کی جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں، اگر مناسب طور پر اہل امیدوار دستیاب نہیں ہیں، تو انتخاب کے لیے اشتہار دیا جاسکتا ہے۔ یہ قاعدہ عام بھرتی پر لاگو ہوتا ہے۔ لیکن درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کی خصوصی بھرتی کے حوالے سے، قواعد 14 سے 17A اپنی طرف متوجہ ہوئے۔ اس کے علاوہ، جیسا کہ پہلے دیکھا گیا ہے، یہ اشتہار 22 اپریل 1982 کو ہی سامنے آیا تھا، اس وقت تک سنڈیکیٹ کی قرارداد کو منظور نہیں کیا گیا تھا، اسی کو 7 مارچ 1982 کو منظور کیا گیا تھا۔ لہذا، قاعدہ 4 یکم اکتوبر 1981 کو مشتہر کردہ خصوصی بھرتی پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ لہذا، قاعدہ 4 کو لاگو کرنے والی بعد کی قرارداد کا کوئی پس منظر اثر نہیں ہے۔ مدعا علیہ نمبر 1 کے فاضل وکیل کی طرف سے یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ مدعا علیہان 3 اور 4 نے نوکریاں چھوڑ دی ہیں اور اس لیے پہلے مدعا علیہان کی تقرری میں خلل ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ وہ غیر ملکی خدمت پر ہیں، وہ اپنے عہدوں پر واپس شامل ہونے کے حقدار ہیں۔ اس طرح غور کیا جائے تو عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کی اجازت دینے میں واضح طور پر غلطی کی تھی۔

اس کے مطابق ایپلوں کی اجازت ہے۔ رٹ پٹیشن مسترد کر دی گئی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔